بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

یوم چہار شنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش | ۲۰ رجب ۱۳۶۶ھ | ۱۱ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بدستور علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت کل سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

افسوس محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سردار عبد الرحمن صاحب (دھرم سنگھ) کل وفات پا گئیں انا للہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا

ایک تازہ الہام

ہندوستانی الجھنوں کا ——— آسان ترین حل

فرمودہ یکم مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

مرتبہ: چودہری فیض احمد صاحب گجراتی

(نوٹ: یہ رؤیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مئی کو نماز مغرب کے بعد مجلس علم و عرفان میں بیان فرمایا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ بر وقت شائع نہ ہو سکا)

فرمایا: کل صبح کی نماز کے وقت جب میری آنکھ کھلی۔ تو میری زبان پر یہ عربی کا مصرع جاری ہوا کہ

فَإِنْ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ حَقٌّ فَأَظْهِرِ

فاظہر اصل میں فاظہر ہے۔ جو بوجہ وقف کے متحرک کیا گیا ہے۔ فاظہر کے معنے ہیں غالب کر کیونکہ اظہر علیٰ عدوہ کے معنے دشمن پر غالب کرنے کے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فان کان فی الاسلام حق فاظہر میں حقٌّ کو نکرہ بیان فرمایا۔ تنوین کے کئی معنے ہوتے ہیں تنوین تعظیم کے لئے بھی آتی ہے۔ اور تحقیر کے لئے بھی۔ پس حق کے معنے کچھ حق کے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور بہت بڑے حق کے بھی۔ اگر حق کے معنے تحقیر کے کئے جائیں۔ تو اسلام سے اشارہ اس وقت کے مسلمانوں کے اسلام کی طرف ہوگا۔ اور مراد یہ ہوگی۔ کہ مسلمان خواہ اسلام سے کتنے دور جا پڑے ہیں مگر جو اسلام میں ذرا بھی صداقت ہو۔ تو اس کی

صداقت کی خاطر

ان کو غلبہ دے۔ اور ان کے مغلوب ہونے سے اسلام کو مغلوب ہونے کا جو خطرہ ہے۔ اس سے اسے محفوظ رکھ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود اس دعا کی طرف متوجہ کیا ہے۔ کہ اے خدا اسلام کو لوگوں نے خواہ کتنا ہی بگاڑ دیا ہے۔ اور اسلام کے مسائل کو کتنا ہی توڑ مروڑ دیا ہے۔ اور اسلام کے اندر کتنے ہی رخنے واقع ہو چکے ہیں پھر بھی اے خدا اگر

اسلام کے اندر

کچھ بھی سچائی موجود ہے۔ تو یہ مستحق ہے اس بات کا کہ اس کو دوسرے تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمایا جائے۔ اور اسلام کے خلاف دوسرے ادیان باطلہ کی جو جدوجہد شروع ہے۔ اس کو ناکام فرمایا جائے۔ اور

اسلام کی فوقیت

کو ظاہر فرمایا جائے۔ خدا تعالیٰ جب خود کوئی دعا سکھاتا ہے۔ اور رؤیا یا الہام میں اپنے بندوں کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ تو اس میں یہ بھید ہوتا ہے۔ کہ وہ اس دعا کو ضرور قبول فرمانا چاہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

یہ بشارت ملی ہے

اور امید دلائی گئی ہے۔ کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے حضور اس قسم کی دعائیں مانگیں گے۔ تو وہ ضرور پوری ہونگی۔ آج جو جمعرات کا روزہ گذرا ہے۔ یہ سات روزوں میں سے آخری تھا۔ اور جن لوگوں نے پورے روزے رکھے ہیں، ان کے روزے آج ختم ہو گئے ہیں۔ بعض دوستوں کے روزے بعض مجبوریوں کی وجہ سے رہ بھی گئے ہونگے۔ میرے بھی کچھ روزے سفر کی وجہ سے رہ گئے ہیں۔ بہر حال جماعت کے جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے۔ انہوں نے ساتوں روزے پورے رکھے ہیں۔ اور دعائیں بھی کرتے رہے ہیں

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

اللہ تعالےٰ سے امید ہے۔ کہ وہ ہماری ان دعاؤں کے بدلے میں اپنے فضل نازل فرمائیگا۔

ہندوستان کے

موجودہ حالات

اس قسم کے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں سکینت اور طمانیت نہیں۔ اور عوام کے اندر سخت بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ میں نے جہاں تک

ہندوستان کی آزادی

کے مسئلہ پر غور کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستانیوں کے ساتھ بھیڑ اور بکری کا سا سلوک ہو رہا ہے۔ جو شخص اٹھتا ہے خواہ یورپین مدبر ہو یا ہندوستانی لیڈر وہ سمجھتا ہے کہ وہی ایک عقلمند ہے۔ عام ہندوستانیوں کے دماغ معطل ہو چکے ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھتا ہے۔ کہ وہ جو بھی فیصلہ کرے ہندوستانیوں کو اسے بلاپس وپیش مان لینا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ذرا بھی اختلاف رائے رکھنے کی جرأت نہ کریں اور وہ یہاں تک دعویٰ رکھتا ہے۔ کہ اس کا فیصلہ ہندوستانیوں کو ضرور قبول کرنا چاہیئے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ جہاں تک حریت کا سوال ہے۔ اس میں تمام دنیا کے انسان برابر ہیں۔ اور حریت ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ جتنا احساس حریت کا ایک انگریز یا فرانسیسی کو ہے اور جتنا احساس حریت کا ایک جرمن یا امریکن کو ہے۔ اور جتنا احساس حریت کا مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو کو ہے۔ اتنا ہی احساس ایک عام ہندوستانی کو بھی ہے۔ اور جب ایک عام ہندوستانی کے دل میں بھی اتنا ہی احساس موجود ہے۔ جتنا کہ انگریز جرمن فرانسیسی یا امریکن کے دل میں۔ یا ایک مقبول عوام ہندوستانی لیڈر کے دل میں۔ تو پھر ان ممالک کے کسی زید اور بکر کو یا ہندوستان کے کسی بڑے لیڈر کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے حقوق کے متعلق فیصلہ کرنے بیٹھ جائے۔ اور ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ پر بحث کرنے لگ جائے۔ کہ فلاں بات یوں نہیں بلکہ یوں ہونی چاہیئے۔ مگر آجکل

ہندوستانیوں کی آئندہ قسمت

کا فیصلہ اکثر دوسری اقوام کرنا چاہتی ہیں اور گھر بیٹھے اپنی اپنی رائے کا اظہار کر رہی ہیں۔ گویا وہ یہ سمجھتی ہیں۔ کہ ہندوستانی آزادی کی قدروقیمت کو نہیں سمجھتے۔ یا ان کے دلوں سے حریت کے متعلق جتنے احساسات اور جذبات ہیں۔ وہ معطل یا مفقود ہو چکے ہیں۔ انگریز کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ہندوستانیوں کے مسئلہ کے حل کے لئے ایک بڑا جری بڑا دلیر بڑا مدبر بہت بڑا سیاستدان اور بہت ہی دیانتدار آدمی بھیجا ہے۔ یہ سب کچھ درست ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ کیا انگلستان کے عوام الناس اس بات کو برداشت کرسکتے ہیں۔ کہ ان کی آزادی کے مسائل کے حل کے لئے کوئی مدبر بھیج دیا جائے۔ وہ یہی کہیں گے کہ ہم خود

آزادی کی قدروقیمت

کو سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے اندر اتنی اہلیت موجود ہے۔ کہ ہم ان مسائل کو حل کرسکیں۔ جاؤ تم اپنا کام کرو۔ پس جہاں تک آزاد قوموں کا سوال ہے۔ وہ اس قسم کی باتوں کو برداشت کرنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوسکتیں۔ کہ ان کا فیصلہ کوئی اور کرتا پھرے۔ مگر آج ہندوستانیوں کے متعلق وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ایک جری۔ دلیر۔ مدبر۔ دیانتدار اور سیاستدان جرنیل کو بھیجا ہے۔ جو ہندوستانی لیڈروں سے مل کر ہندوستان کے متعلق فیصلہ کریگا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ ہندوستان کی قسمت کے فیصلہ میں خود ہندوستانی عوام کا کیا دخل ہوگا۔ کیا انگلستان کی عورتیں اس بات کو تسلیم کریں گی۔ کہ بڑے بڑے مدبر اور سیاستدان لوگ ان کے متعلق یہ فیصلہ کرنے بیٹھ جائیں۔ کہ فلاں عورت فلاں شخص کو اپنا خاوند بنائے گی۔ اور فلاں عورت فلاں کو اپنا خاوند تسلیم کریگی؟ کیا انگلستان کے مرد اس بات کو تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ کہ مدبر۔ جری اور دلیر لوگ ان کے متعلق یہ فیصلہ کریں۔ کہ فلاں شخص صرف فلاں عورت سے شادی کرسکتا ہے؟ اس کا جواب کبھی مثبت میں نہیں ہوسکتا۔ پھر جب انگلستان۔ فرانس۔ جرمن اور امریکہ کی عورتیں یہ برداشت نہیں کرسکتیں۔ کہ دوسرے عقلا اور مدبر ان کے لئے خاوند تجویز کریں۔ اور خاوند اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ دوسرے عقلا اور مدبرین ان کے لئے بیویاں تجویز کریں۔ تو وہ ہندوستان کے لوگوں کے متعلق یہ کس طرح خیال کرسکتے ہیں۔ کہ وہ حریت کے مسئلہ میں ان کی رائے سے متفق ہو جائیں گے۔ مگر

حیرت کی بات

ہے۔ کہ ایسا ہو رہا ہے۔ اور اس طرح ہو رہا ہے۔ کہ ساتھ ہی ہندوستانیوں کو یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ہم نے بڑی شفقت ہمدردی اور عنایت تم پر کی ہے۔ کہ ایک مدبر اور دیانتدار جرنیل تمہارے مسئلہ کے حل کے لئے بھیجا ہے۔ اور یہ دعویٰ کرنے والی وہ قوم ہے۔ جو دن رات حریت اور جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹتی رہتی ہے۔ کیا حریت اور جمہوریت کے یہی معنے ہیں۔ کہ چالیس کروڑ ہندوستانیوں کی قسمت کو ایک غیر ملکی کے سپرد کر دیا جائے؟ جو چند خود ساختہ لیڈروں سے مل کر ایک فیصلہ کر دے۔ کیا ہندوستانی سیاست کے مسائل کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے؟ کیا ہندوستانی عقل اور دماغ نہیں رکھتے؟ کیا ہندوستانی اس قابل نہیں ہیں کہ وہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکیں۔ کیا ایک جمہوریت پسند قوم کو یہ بات زیب دیتی ہے۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے ساتھ بھیڑ اور بکری کا سا سلوک کرے؟

قاعدہ یہ ہونا چاہیئے

کہ جس ملک یا علاقہ کی آواز کا صحیح طور پر پتہ نہ لگ سکے۔ وہاں کے ہر ضلع اور ہر تحصیل کے لوگوں سے پوچھ لیا جائے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اور جہاں شبہ والی بات ہو۔ وہاں ریفرنڈم کر لیا جائے۔ میرے نزدیک ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مسلمان اپنے حقوق مانگنے میں حق پر ہیں۔ تو ان کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔ اور اگر ہندوؤں کے مطالبات جائز ہیں۔ تو ان کے مطالبات تسلیم کر لئے جائیں۔ لیکن کسی قوم کے حقوق کے متعلق کسی دوسرے کو فیصلہ کرنے کا حق کہاں سے پہنچتا ہے۔ اور بالخصوص مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے۔ وہ کس طرح روا ہوسکتا ہے۔ جب مسلمانوں کے کان ہیں۔ آنکھیں ہیں۔ دماغ میں عقل رکھتے ہیں۔ سوچ اور سمجھ سکتے ہیں اور ان تمام باتوں میں وہ کسی سے بھی پیچھے نہیں ہیں۔ اور یہی حال ہندوؤں سکھوں کا ہے۔ پھر کیوں عوام سے اہم امور میں رائے طلب کر کے فیصلہ نہ کیا جائے۔ پنجاب کا سوال ہی لے لو۔ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ایک مسلمہ امر ہے۔ اور وہ پنجاب کے جن اضلاع میں اپنی اکثریت کے لحاظ سے حقوق مانگ رہے ہیں۔ ان کے مطالبات بالکل جائز اور درست ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو حقوق دینے میں تامل سے کام لیا جاتا ہے۔ پنجاب کے جن اضلاع میں مسلمان اکثریت رکھتے ہیں۔ ان کے پاس اپنے حقوق کو منوانے کیلئے کافی وجوہ موجود ہیں۔ ہاں پنجاب کے بعض اضلاع ایسے بھی ہیں۔ جن میں سے بعض میں ہندو اکثریت میں ہیں۔ پنجاب میں لاہور کے مغرب کی طرف جتنے اضلاع ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور لاہور کے مشرق کی طرف علاوہ گورداسپور کے پانچ تحصیلیں ایسی ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو قطعی اکثریت حاصل ہے۔ اور بعض تحصیلیں ایسی ہیں کہ مسلمان ہندو اور سکھوں کی مجموعی تعداد سے تو زیادہ ہیں

وقف جائداد وآمد کے وعدوں کی میعاد

۳۰ر جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائیداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ر جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

لیکن غیر مسلم آبادی میں مسلمان تھوڑے ہیں۔ کیونکہ اچھوت اگر ہندوؤں کے ساتھ ہوں تو

ہندوؤں کی اکثریت

ہوگی۔ اور اگر اچھوت مسلمانوں کے ساتھ ہوں۔ تو اکثریت مسلمانوں کی ہوگی۔ اس صورت میں اچھوتوں سے پوچھا جانا ضروری ہے۔ کہ تم کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہو۔ اگر وہ کہیں کہ ہم ہندوؤں کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ہندوؤں کے اکثریت والے علاقہ میں بھیجدیا جائے۔ اور اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ ملنا چاہیں تو انہیں مسلمانوں کے علاقہ میں بھیجدیا جائے۔ اچھوت اس وقت

شاملات دیہہ کی حیثیت

میں سمجھے جارہے ہیں۔ اور ان کو ان کی مرضی پوچھے بغیر ہندوؤں یا مسلمانوں کی اکثریت والے علاقہ میں بھیجا جارہا ہے۔ حالانکہ یہ انصاف کے خلاف ہے کیا وجہ ہے کہ جمہوریت کا دعوےٰ کیا جائے۔ اور اچھوتوں یا عیسائیوں سے ان کی مرضی نہ پوچھی جائے۔ آخر وہ کونسا قانون ہے۔ جو اسے جائز قرار دیتا ہو۔ کہ مسلمان خواہ ہندو سکھ سے زیادہ ہو۔ اسے اس لئے اقلیت قرار دے دیا جائے۔ کہ اچھوت جن کی مرضی بالکل نہیں دریافت کی گئی۔ سکھ ہندو سے ملکر انہیں مسلمانوں سے زیادہ کردیتے ہیں۔ حالانکہ قاعدہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں ہندو سکھ اور مسلمانوں کی آبادی قطعی اکثریت نہ رکھتی ہو۔ وہاں اقلیتوں سے پوچھا جائے۔ کہ وہ کس سے ملنا چاہتی ہیں۔ یہ ایسی

سیدھی سادی بات

ہے۔ جس کے لئے نہ کسی انگریز مدبر کی ضرورت ہے نہ فرانسیسی کی۔ اور نہ جرمن سیاستدان کی ضرورت ہے۔ اور نہ امریکن کی۔ مگر حالت یہ ہے کہ دوسرے لوگ ہندوستان کے متعلق اپنی اپنی رائیں قائم کررہے ہیں۔ اور پوشیدہ مشورے ہورہے ہیں۔ جیسے پرانے زمانہ میں گھوڑوں کے سودے ہوا کرتے تھے۔ کہ چادر ڈال کر دو آدمی ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیاں چھوتے تھے۔ اور سودا پردے کے اندر ہی طے ہوجاتا تھا اسی طرح ہندوستان کے متعلق بھی چادر ڈالکر پردے کے اندر سودے ہورہے ہیں۔ ان لوگوں سے کوئی پوچھے بھلا تمہارا کیا حق ہے کہ تم اس طرح کے سودے کرتے پھرو۔ اور لال بجھکڑ کی طرح اپنی کارگری دکھاتے پھرو۔

کیا صوبہ سرحد ہندوؤں کے ساتھ ملکر رہنا چاہتا ہے۔ یا مسلمانوں کے ساتھ ملکر۔ اب اس بات کا علم

ریفرنڈم

کے ذریعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو سرحد کی اکثریت یہی کہے گی۔ کہ ہم مسلمان علاقوں سے ملکر رہنا چاہتے ہیں لیکن مسلم لیگ اور خدائی خدمتگار کے پلیٹ فارم پر الیکشن لڑا جائے۔ تو شاید اب بھی پٹھان

کیا نقد روپیہ جائداد میں شامل ہے؟

جواب از سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

مکرم سید لال شاہ صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

امسال مشاورۃ میں حضور انور نے تقریر میں فرمایا تھا۔ کہ نقد روپیہ جائداد میں شامل نہیں یا نہ ہوگا۔ اب اس کو جائداد میں شامل کیا جارہا ہے۔ ایک نمائندہ نے کئی بار خاکسار سے دریافت کیا ہے۔ براہ مہربانی اس کی تسلی کے لئے اس امر کی وضاحت فرمائی جائے۔

اس استفسار کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا:۔

نقد روپیہ سے مراد عام بچا ہوا روپیہ ہے۔ وہ جائداد میں شامل نہیں لیکن جو روپیہ اندوختہ کہلائے وہ نقد روپیہ نہیں وہ جائداد ہے۔ مثلاً ایک شخص روپیہ جمع کر رہا ہے۔ کہ اس سے مکان بنواؤنگا۔ وہ ہزار روپیہ جمع کر چکا ہے۔ یہ جائداد ہے۔ اگر اس کا مکان بنالیتا تو جائداد بن جاتا۔ لیکن ایک شخص کے اتفاقی بچے ہوئے روپے جو گذشتہ چند ماہ کے ایک دو تنخواہوں کے برابر پڑے ہیں۔ تو وہ جائداد نہیں ہیں۔

آج کل

سرحد کے مسئلہ پر

گرما گرم بحثیں ہورہی ہیں۔ ایک فریق کہتا ہے ہم مسلم لیگ کی فوقیت چاہتے ہیں۔ دوسرا فریق کہتا ہے ہم کانگرس کی فوقیت کے خواہاں ہیں۔ پچھلے دنوں سرحد میں جتنے الیکشن ہوئے ہیں۔ ان میں اصول کا سوال نہ تھا۔ بلکہ ان میں وہ شخصیتوں کا سوال تھا۔ یعنی گو ظاہر میں کچھ بھی تھا اہل میں لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ ہم سے یہ پوچھا جارہا ہے۔ کہ تم خان عبدالغفار خان کو ووٹ دوگے۔ یا خان عبدالقیوم خان کو۔ مگر سرحد کے معاملہ کی نوعیت بالکل بدل چکی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اپنے عندیہ کو صحیح طور پر بیان نہ کرسکیگا کیونکہ ایک جزوی اور غیر اہم سوال سمجھ کر وہ اپنے سابق لیڈروں یعنی خان برادران کو چھوڑنے کو تیار نہ ہو۔ درحقیقت جب تک کہ سوال اسلامی علاقوں سے ملاپ یا ہندو علاقوں سے ملاپ کا نہ ہو ووٹ آدمیوں کے حق میں ہونگے۔ نہ کہ حکومت کے حق میں اور جب کبھی

احسان کا معاملہ

ہوگا۔ ووٹ محسن کے حق میں دیا جائے گا لیکن جب سوال اصول کا ہوگا تو ووٹ کا رنگ اور ہوگا۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی خود حنبلی تھے۔ مگر حنفی ان کے اتنے معتقد ہیں۔ کہ ان کو خدا کا درجہ دیتے ہیں۔ اور ان کے نام کی نیازیں دیتے ہیں۔ ہمارے نانا جان مرحوم کا واقعہ ہے انہوں نے کسی حنفی سے جو بڑے

اہتمام اور التزام کے ساتھ

گیارھویں کی نیاز دیا کرتا تھا پوچھا تم سید عبدالقادر جیلانی کے اتنے عاشق بنتے ہو۔ اور ان کے نام کی گیارھویں دیتے ہو مگر انکا مذہب تو حنبلی تھا اور تمہارا مذہب حنفی وہ کہنے لگا ان کا مذہب اپنا اور میرا مذہب اپنا۔ اسی طرح کا

ایک واقعہ

مشہور ہے کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی کے پاس ان کا کوئی مرید آیا۔ اور کہا میرا بیٹا سخت بیمار ہے۔ آپ اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ لیکن آخر اس کا بیٹا مر گیا۔ تو وہ شکائت کرتے آپ کے پاس آیا۔ اور کہا حضور اتنے دن آپ سے دعائیں کرائیں۔ اور میرا بیٹا پھر بھی نہ بچ سکا۔ سید صاحب کو غصہ آیا۔ اور کہا اچھا یہ بات ہے لاؤ میرا سونٹا۔ سونٹا لیا اور آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ عزرائیل نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا۔ کہ سید صاحب میرے تعاقب میں آرہے ہیں۔ تو انہوں نے بے تحاشا بھاگنا شروع کر دیا۔ مگر ابھی عزرائیل خدا کے پاس پہونچنے نہ پایا تھا۔ کہ سید صاحب نے جا لیا اور اس زور سے سونٹا مارا کہ عزرائیل کا تختہ ٹوٹ گیا۔ اور اس سے زنبیل چھینکر سب مردہ روحوں کو آزاد کردیا۔ وہ گرتا پڑتا خدا کے پاس پہنچ گیا۔ اور شکائت کی کہ حضور میرے ساتھ ایسا ایسا معاملہ ہوا ہے۔ کیونکہ میں نے فلاں لڑکے کی روح قبض کی تھی۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا چپ چپ اگر عبدالقادر نے سن لیا۔ اور اس نے آج تک کی تمام روحیں زندہ کردیں تو پھر میں نے اور تم نے کیا کر لیا ہے۔ غرض سید عبدالقادر اس لڑکے کی روح کو لے کر واپس آئے۔ اور لڑکے کو زندہ کردیا۔ اب اس قسم کے من گھڑت قصے سید عبدالقادر صاحب جیلانی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ کہ سنکر حیرت آتی ہے۔ اسی طرح کا ایک اور قصہ بھی ہے ایک دفعہ قادیان میں غیر احمدی مولویوں نے جلسہ کیا۔ اور اس جلسہ میں ایک غیر احمدی مولوی نے

بڑے جوش اور زور شور کے ساتھ ایک تقریر کی اور کہا۔ مرزا صاحب نبی بنے پھرتے ہیں۔ مرزا صاحب کے معجزے بھی بھلا کوئی معجزے ہیں۔ معجزہ تو یہ ہوا کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی رح کے پاس کوئی شخص مرغ پکا کر لایا۔ تو آپ نے کھا کر اس سے کہا الحمدللہ تم نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ مگر ہم تمہیں بھی تمہارے احسان کا بدلہ دیتے ہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے مرغ کی ہڈیاں لیں اور ہاتھ میں پکڑ کر زور سے دبائیں۔ اس پر وہی مرغ کڑ کڑ کڑ کڑ کر کے اپنی اصلی حالت پر آگیا۔ معجزہ تو اس کو کہتے ہیں۔ مرزا صاحب کے معجزے بھی کوئی معجزے ہیں؟ اب اندازہ لگاؤ کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی رح کا مذہب حنبلی تھا۔ اور ان کو خدا سمجھنے والوں کا اپنا مذہب حنفی ہے۔ اگر ان سے کوئی کہے۔ کہ سید عبدالقادر صاحب کے عقائد اور تھے۔ اور تمہارے عقائد اور ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں عقائد اور چیز ہیں اور اعتقاد اور چیز ہے۔ اسی طرح اب تک

سرحد کا فیصلہ

شخصیتوں اور احسان پر ہوتا رہا۔ کبھی اس مسئلہ پر بحث نہیں کی گئی۔ کہ تم لوگ ہندوؤں کے ساتھ رہنا چاہتے ہو یا مسلمانوں کے ساتھ۔ اگر آدمیوں کے نام پر ووٹ لئے جائیں۔ تو وہ عبدالغفار خاں کی شخصیت اور اس کے احسانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ووٹ دیں گے یا عبدالقیوم خاں کے احسانات اور تعلقات کی بناء پر لیکن اگر ان کے سامنے ہندو اور مسلم کے نام رکھے جائیں۔ تو یقیناً اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی۔ جو مسلم علاقہ کے ساتھ رہنے کو تیار ہوں گے۔ احسان ایک ایسی شے ہے۔ جو آدمی کی آنکھیں نیچی کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خانہ کعبہ کے طواف کے لئے تشریف لے گئے۔ تو کفار مکہ نے خبر پا کر اپنے ایک سردار کو آپؐ کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جا کر کہے کہ اس سال آپ طواف کے لئے نہ آئیں۔ وہ سردار آپؐ کے پاس پہنچا۔ اور بات چیت کرنے لگا۔ بات کرتے وقت اس نے آپؐ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگایا۔ کہ آپؐ اس دفعہ طواف نہ کریں۔ اور کسی اگلے سال پر ملتوی کر دیں۔ ایشیا کے لوگوں میں دستور ہے۔ کہ جب وہ کسی سے بات منوانا چاہتے ہوں۔ تو منت کے طور پر دوسرے کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ یا اپنی ڈاڑھی کو ہاتھ لگا کر کہتے ہیں۔ کہ دیکھو میں بزرگ ہوں۔ اور قوم کا سردار ہوں۔ میری بات مان جاؤ۔ چنانچہ اس سردار نے بھی منت کے طور پر آپؐ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگایا یہ دیکھ کر ایک صحابیؓ آگے بڑھے اور اپنی تلوار کا ہتھہ مار کر سردار سے کہا۔ اپنے ناپاک ہاتھ پیچھے ہٹاؤ۔ سردار نے تلوار کا ہتھہ مارنے والے کو پہچان کر کہا۔ تم وہی ہو جس پر میں نے فلاں موقعہ پر احسان کیا تھا۔ یہ سنکر وہ صحابی رضؓ خاموش ہو گئے۔ اور پیچھے ہٹ گئے۔ سردار نے پھر منت کے طور پر آپؐ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگایا۔ صحابہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سردار کے اس طرح ہاتھ لگانے پر سخت غصہ آرہا تھا۔ مگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا شخص نظر نہ آتا تھا۔ جس پر اس سردار کا احسان نہ ہو۔ اور اس وقت ہمارا دل چاہتا تھا۔ کہ کاش! ہم میں سے کوئی ایسا شخص ہوتا۔ جس پر اس سردار کا کوئی احسان نہ ہو۔ استنے میں ایک شخص ہم میں سے آگے بڑھا۔ جو سر سے پاؤں تک خود اور زرہ میں لپٹا ہوا تھا۔ اور بڑے جوش کے ساتھ سردار سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ ہٹا لو اپنا ناپاک ہاتھ۔ یہ حضرت ابوبکر رضؓ تھے۔ سردار نے جب ان کو پہچانا تو کہا ہاں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ تم پر میرا کوئی احسان نہیں ہے۔ پس جب

احسان کا سوال

ہو۔ تو ووٹ ہمیشہ محسن کی طرف ہی جائیگا۔ لیکن جب مسئلہ کا سوال ہو۔ تو لوگ دلیری سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم فلاں طرف نہیں جانا چاہتے۔ بلکہ فلاں طرف جانا چاہتے ہیں۔ اگر سرحد کے لوگوں سے یہ پوچھا جائے۔ کہ تم مسلمانوں کے ساتھ رہو گے یا ہندوؤں کے ساتھ۔ تو وہ یقیناً یہی کہینگے۔ کہ ہم ہندوؤں کے ساتھ کیوں رہیں۔ ہم تو مسلمانوں کے ساتھ رہیں گے۔ لیکن جب عبدالغفار خاں اور عبدالقیوم خاں کا نام آجائے۔ تو چاہے وہ دل میں عبدالقیوم خاں کا ساتھ دینا چاہتے ہوں۔ لیکن عبدالغفار خاں کے احسانات کے پیش نظر وہ عبدالغفار خاں کا ساتھ دیں گے۔ اور یہ ایسا معاملہ ہے۔ کہ صرف ایک ہی سوال پر حل ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے کسی لمبی چوڑی جدوجہد کی ضرورت ہی نہیں۔ اسی طرح وہ علاقے جن میں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ان میں بھی اگر دیانتداری کے ساتھ جھگڑوں کو نپٹانے کی کوشش کی جائے۔ تو تمام جھگڑے مٹ سکتے ہیں اس غرض کے لئے اگر

انتقال آبادی

کی ضرورت ہو۔ تو اس پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ اتنی سیدھی سی بات ہے۔ کہ ایک ہل چلانے والا زمیندار بھی بڑی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ مگر یہ مسئلہ صرف اس لئے حل نہیں ہو رہا۔ کہ اسے نفسیاتی رنگ میں حل نہیں کیا جاتا۔ اور اس کے لئے علمی فارمولے ڈھونڈے جا رہے ہیں۔ اور لمبی چوڑی تجاویز اس کے متعلق ہو رہی ہیں۔ مجھے جو

یہ الہام

ہوا ہے۔ کہ

فان کان فی الاسلام حق فاظھر

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ خطرات اسلام کو درپیش ہوں گے۔ مگر ایک حد تک مسلمانوں کے حقوق انہیں ضرور مل جائینگے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے خدا اگر اسلام فی الواقعہ تیرا سچا مذہب ہے اور ضرور ہے۔ تو یہ مستحق ہے اس بات کا کہ اسے تو دوسروں پر غلبہ عطا فرما۔

خزاں کے سینے میں طرح بہار ڈالینگے

ہوا و حرص کا طاغوت مار ڈالینگے
ہر ایک دل میں ہم اللہ کا پیار ڈالینگے

خزاں نے لوٹ تو لی ہے بہار پھولوں کی
خزاں کے سینے میں طرح بہار ڈالینگے

چڑھا ہوا ہے جو محفل کے سر میں مے کا خمار
تری نگاہ کا صدقہ اوتار ڈالینگے

کرینگے شانہ کشی گرم گرم سانسوں سے
صبا کی زلف پریشاں سنوار ڈالینگے

ہمارا مال ہی کیا ہے ہماری جان ہی کیا
قدم قدم پہ ترے وار وار ڈالینگے

پرو رہے ہیں جو تارِ نظر میں خون کے اشک
ترے گلے میں یہ لعلوں کا ہار ڈالینگے

جہاں تک اپنا گلا کام دے گا اے تنویر
ہر ایک دیس میں اسکی پکار ڈالینگے

ضروری اطلاع

"کرشن سندیش" (ہندی) کا چندہ اور امدادی رقوم براہِ راست دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان یا منیجر "کرشن سندیش" کے نام آنی چاہئیں۔ اس کے خلاف دی گئی رقوم "کرشن سندیش" کے حساب میں نہیں پہنچ رہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(عبدالواحد بی۔ اے منیجر "کرشن سندیش")

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

خطبہ نکاح

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مرتبہ چوہدری منیر احمد صاحب بی

قادیان ۔ ۷ ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب کے بعد محراب میں کھڑے ہو کر جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور کی لڑکی عزیزہ بیگم صاحبہ کا نکاح ہمراہ حیدر علی صاحب ابن حکیم رحمت علی صاحب دہلی سے دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا اور دعا کی ۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے ۔

حضور نے خلیفہ کی غیر معمولی مصروفیات کے باعث ہر چھوٹے بڑے امر میں اس کو مدعو کرنے کی رو کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت میں عام طور پر یہ رو پائی جاتی ہے کہ میں اگر کسی ایک کی دلجوئی کی خاطر کوئی دعوت قبول کرتا ہوں ۔ یا کسی کے مدعو کرنے پر اس کے مکان کی پہلی اینٹ رکھ دیتا ہوں ۔ تو ہر شخص سمجھنے لگتا ہے ۔ کہ مجھے بھی اپنے مکان کا سنگ بنیاد خلیفہ ہی سے رکھوانا چاہئیے حالانکہ خلیفہ کے غیر معمولی دینی مسائل کے مقابلہ میں اس قسم کے امور کوئی وقعت ہی نہیں رکھتے ۔ اور اگر ہر شخص کی خواہش کا احترام کرنے کی کوشش کی جائے ۔ تو اس کے لئے ایک خلیفہ تو کافی نہ ہوگا ۔ بلکہ ایک خلیفہ ایسا ہوگا ۔ جو دعوتوں میں شرکت کیا کرے ۔ اور ایک خلیفہ ایسا ہوگا ۔ جو مکانات کے سنگ بنیاد رکھا کرے ۔ اور ایک خلیفہ ایسا جو نکاحوں کے اعلان کرتا رہے ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم ایسی باتوں کا بہت خیال رکھا کرتے تھے اور کبھی بھی وقت خلیفہ کے قیمتی وقت کا ہرج نہ ہونے دیتے تھے ۔ حضرت عبد الرحمن ابن عوف جیسے مقرب صحابی کی جب شادی ہوئی ۔ تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر تک بھی نہ کیا حتیٰ کہ ایک روز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے کپڑے پر خوشبو کا داغ دیکھ کر استفسار فرمایا ۔ تو انہوں نے بتایا کہ ہاں میری شادی ہو گئی ہے ۔ تو

صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کا بہت التزام فرماتے تھے کہ ان کا کسی طرح قیمتی وقت ضائع نہ ہو ۔

لیکن ہماری جماعت میں یہ عام رو پائی جاتی ہے ۔ کہ دوسرے کو دیکھ کر وہ کام کرتے ہیں ۔ اور پھر اس طرح وہ سلسلہ جاری ہو جاتا ہے کہ ختم ہونے ہی میں نہیں آتا ان حالات سے مجبور ہو کر میں نے بہت حد تک پابندیاں عائد کر دی ہیں ۔ اور سوائے واقفین زندگی کے یا بعض خاص خاص نکاحوں کے تمام نکاحوں کا اعلان نہیں کرتا ۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں ان کو دوسروں سے ترجیح دیتا ہوں بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں لازماً کوئی نہ کوئی ایسی حد بندی عائد ہونی ضروری ہے ۔ جس سے وقت ہرج نہ ہو ۔

اطفال احمدیہ قادیان کے ورزشی مقابلے

اطفال احمدیہ قادیان کے ورزشی مقابلے سالانہ جلسہ گاہ میدان میں ۱۳ رجون سے شروع ہونگے اور ۳ رجولائی تک جاری رہینگے وقت ۔ انشاء اللہ ہر روز چھ بجے شام مختلف مجالس قادیان کے درمیان فٹ بال ۔ کبڈی اور ہیرو ڈبہ کے مقابلے ہونگے ۔ ہر جمعہ کے دن صبح ۶ بجے سے نو بجے تک بھی ڈنڈ بیلیں چھلانگیں ۔ تیز سائیکل چلانے ۔ پیغام رسانی قوت شامہ اونچی آواز ۔ تیراکی ۔ کلید مرمت سائیکل اذان وغیرہ کے مقابلے ہوں گے

(مہتمم اطفال احمدیہ)

نماز باجماعت کے متعلق ضروری ہدایت

۶ رجون کے الفضل میں سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مجلس علم و عرفان کے عنوان کے ماتحت جو ملفوظات شائع ہوئے ہیں ۔ ان میں حضور نے نماز با جماعت کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ حضور فرماتے ہیں ۔

" میں نے بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اگر سر کے بل بھی چل کر آنا پڑے تو آؤ ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگ اس میں سستی کرتے ہیں یہ تو صحیح ہے کہ ہماری جماعت دوسروں کی نسبت بہت زیادہ نماز باجماعت ادا کرتی ہے ۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ وہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق ادا کرتی ہے " (الفضل ۶ رجون ۱۹۴۷ء)

نظارت تعلیم و تربیت احباب جماعت سے امید رکھتی ہے کہ وہ ایسا انتظام کریں کہ تمام احباب قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق نماز باجماعت ادا کریں ۔ نماز باجماعت کی اہمیت ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی ظاہر ہوتی ہے ۔ جو بخاری شریف میں ان الفاظ میں ہے :

ولو یعلمون ما فی العتمۃ والفجر لاتوھما ولو حبواً

کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت میں حاضر ہونیکا خدا کے ہاں کتنا ثواب مقدر ہے ۔ تو ضرور ان نمازوں میں شمولیت کیجائے اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے

پس اس مختصر نوٹ کے ذریعہ نظارت تعلیم و تربیت جماعتوں کے عہدیداروں کو نماز باجماعت کے فریضہ کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے انتظام کریں ۔ اور ماہواری رپورٹ میں اس کا خاص طور پر ذکر فرماویں ۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سُنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہُوا ہے۔ کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیرنے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حاد امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور فوری فائدہ حضرت تعالےٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کرکے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کریں گے۔ کہ موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۳؎ درمیانی شیشی ۱؎ چھوٹی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

وہ چائے

جس کی آمیزش بہتر ہوتی ہے

ہندوستان کے بہترین چائے کے باغات سے صرف نہایت ہی عمدہ چائے حاصل کرکے اصفہانی چائے کی آمیزش کی جاتی ہے۔ انتخاب کی اس روایت کی وجہ سے اصفہانی کے ماہر ذائقہ پرکھنے اور آمیزش کرنے والے آپ کی تسکین کے لئے عمدہ چائے کی قسم کی خوشبو اور تیزی کو آپ کے لئے محفوظ کر لیتے ہیں۔ مختلف خوش ذائقہ چائے سے اپنی پسند کی ایک کا انتخاب کر کے آپ اسے ہر بار حاصل کر سکتے ہیں۔

اصفہانی چائے

انگریزی دان طبقہ میں تبلیغ احمدیت

اخبار سن رائیز لاہور لمبے عرصہ سے تبلیغ احمدیت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ موجودہ پُر آشوب زمانہ میں جب کہ مذہب اسلام پر ہر جہات سے حملے ہو رہے ہیں۔ اور طاغوتی طاقتیں اپنی انتہائی کوششوں سے اسے کچلنے کے درپے ہیں۔ تبلیغ اسلام کی خبر ہوام میں ازحد ضرورت ہے۔ اخبار سن رائیز ہر ہفتہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اور انگریزی زبان میں مذہب اسلام کی فضیلت سے انگریزی دان طبقہ کو روشناس کراتا ہے حالات حاضرہ کے متعلق دلچسپ مذہبی اور سیاسی مضامین اس اخبار میں شائع ہوتے ہیں۔ جو ہر احمدی اور غیر احمدی احباب کے لئے پڑھنا اور پڑھانا فرض ہے۔ طلباء کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ سالانہ چندہ صرف چار روپے ہے۔ نمونہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مینیجر سن رائیز ۹ کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور

اضلاع امرتسر و شیخوپورہ کی جماعتیں مطلع ہوں

نظارت بیت المال کی طرف سے خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو وقف جائداد و وقف آمد کے سلسلہ میں اضلاع امرتسر و شیخوپورہ کی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے متعلقہ جماعتیں ان سے پورے طور پر تعاون کریں۔

(نائب ناظر بیت المال)

سپاری پاک

کثرت طمث۔ زیادتی حیض۔ سیلان الرحم۔ ضعف رطوبت آنا۔ اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ قیمت فی پاؤ تین روپے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں۔ قیمت ایک ماہ کا کورس سات روپے

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

برائے افادہ مستورات

مرض اسقاط سے محفوظ رہنے کیلئے ضروری ہدایات

اسقاط کا موذی مرض مستورات میں کثرت سے ہے۔ بچوں والی بڑی عمر کی بہت کم عورتیں ہونگی جن کو ایک دفعہ بھی اسقاط نہ ہُوا ہو۔ اس کی وجہ بہت حد تک ناواقفی اور ناتجربہ کاری ہے۔ اگر ایک دفعہ اسقاط ہو جائے۔ تو رحم کو عادت پڑ جاتی ہے۔ اور پھر بار بار اسقاط حمل کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب زمانہ حمل میں عورت کو زیر ناف درد ہو یا خون کا دھبہ لگے۔ تو فوراً علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ دواخانہ نور الدینؓ قادیان کی طرف سے اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ عورتوں کو بذریعہ اعلان آگاہ کیا جائے۔ اور اسقاط کی مریض عورتوں کو ضروری ہدایات دی جائیں۔ تا آئندہ اس موذی مرض سے نجات پاویں۔ انشاءاللہ

ہدایات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) جب کبھی اسقاط کا خطرہ ہو مریضہ کو فوراً بستر پر لٹا دیں۔ پائنتی کے نیچے دو دو اینٹیں رکھ دیں۔

(۲) انار کا رس اس بیماری میں بہت مفید ہے خوب پلائیں۔

(۳) کبھی قبض نہ ہونے دیں۔ قبض ہو تو اسپغول کا چھلکا ایک تولہ ہمراہ شربت بنفشہ دو تولہ پلائیں یا Petrologer (پیٹرولاجر) ایک انگریزی دوا کے دو چمچے دودھ میں ملا کر یا ویسے ہی پلا دیں۔

(۴) ملتانی مٹی (گاچنی) کا گاڑھا لیپ زیر ناف اور پیڑو پر کریں۔ برف کی پٹی زیر ناف اور پیڑو پر رکھیں۔

(۵) مارفیا ¼ گرین Marphia ¼ gr یا امنوپون Omnopam کا انجکشن لائق ڈاکٹر سے کرائیں

(۶) جن دنوں میں ماہواری آیا کرتی تھی۔ ان دنوں میں ہفتہ میں دو بار Pentocycline 5mg کا انجکشن لگوائیں۔ اور جس ماہ میں اگر پہلے اسقاط ہو چکا ہے خصوصیت سے یہ انجکشن لگوائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اس مرض میں مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کراتے تھے۔ دواخانہ نور الدینؓ قادیان میں بھی یہ دوائیں کثرت سے استعمال کرائی جاتی ہیں۔ ان کے نتائج بے حد عمدہ نکلے ہیں۔

(۱) محلول دافع اسقاط شیشی ۴ اونس ۴ روپے ÷ (۲) سفوف حابس الدم خوراک ایک ماہ ۳ روپے

(۳) صندلین خوراک ایک ماہ ایک روپیہ ÷ (۴) تریاق اٹھرا فی تولہ دو روپے آٹھ آنے

مندرجہ بالا دوائیں تین سے چھ ماہ متواتر استعمال کرنی چاہئیں۔

اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے دواخانہ نور الدینؓ قادیان کو لکھیے

یہ اخبار یا اس میں سے ہدایات کاٹ کر محفوظ رکھ لیں

ضروری خبریں

لاہور ۹ جون:۔ باہو دخانہ کے علاقہ میں ۵۹ گھنٹے کا کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ جو کل اتوار کی شام کے سات بجے سے شروع ہے۔ بدھ کو صبح چھ بجے ختم ہوگا۔ لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ویسٹس نے بتایا کہ یہ کارروائی مزید لوگوں کے لئے سخت تکلیف دہ ہوگی۔ تاہم اس کے بغیر کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔ شہر کے جس حصے میں چھرا مارنے کی واردات ہوگی۔ اور لوگ مجرموں کو پناہ دیں گے۔ وہاں اس کارروائی کو دہرایا جائیگا

بمبئی ۷ جون:۔ مزدوروں کی بین الاقوامی کانفرنس میں جو ۱۹ رجون کو جینوا میں منعقد کی جارہی ہے۔ شرکت کرنے کے لئے ملازموں کی طرف سے نمائندہ مسٹر داؤد حاجی ناصر آج جینوا جانے کے لئے کراچی کو روانہ ہوگئے۔ مسٹر ناصر نے کل بمبئی کے لیبر منسٹر گلزاری لال سے کانفرنس کے سلسلہ میں مختصر رسمی گفتگو کی

امرتسر ۸ رجون:۔ یہاں سے چھ میل دور موضع پنڈوری وڑوچ میں جو تھانہ صدر بازار کی حدود میں واقع ہے۔ ایک شخص کو چھرا مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ شہر میں آتشزنی کی اکا دکا وارداتیں ہوئیں۔ ایک پرانی آگ آج پھر بھڑک اٹھی۔ بازار ڈھکوریاں میں دیسی ساخت کا بم پھینکا گیا۔ چوک لوہ گڑھ میں فائر بریگیڈ پر بم پھینکا گیا یہ اطلاع بالکل غلط ہے۔ کہ شہر میں ایک پورٹ مین کو قتل کر دیا گیا ہے

پولیس کا سپیشل سٹاف نے جس کے تین حصے تھے۔ مارچ کے مہینے میں لوٹ مار اور قتل اور آتشزنی کے دو ہزار مقدمات رجسٹر کئے۔ ان مقدمات میں نقصان کا اندازہ چار کروڑ روپیہ لگایا گیا تھا۔ بعد میں تینوں حصوں کو ملا کر ایک کر دیا گیا۔ اور مئی کے اخیر تک ۲۰۶۲ مقدمات رجسٹر ہوئے۔ جن کے نقصانات کی مالیت ۴½ کروڑ روپیہ لگائی گئی ہے۔ یہ اسٹاف اس مئی تک ۴۹۳۴ افراد کو گرفتار کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ سٹی پولیس نے بے شمار کو گرفتار کیا ہے۔ اس وقت چار پانچ افراد آتشزدگی لوٹ مار اور قتل وغیرہ الزام میں زیر حراست ہیں۔ اور کئی ہزار نظر بند ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۹ رجون:۔ یہاں موثق حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ عبوری حکومت کے ارکان اس ہفتے کے اندر اندر اپنے استعفے وائسرائے کے حوالہ کر دیں گے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے علیحدہ علیحدہ کابینوں کو معرض تشکیل میں لے آنے کی غرض سے وائسرائے نے ان حضرات سے اشارۃً کہدیا ہے۔ کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔

تقسیم کے طریق کا دگا خاکہ مکمل ہوتے ہی بنگال اور پنجاب میں دو دو عبوری کابینہ بن جائیں گے۔

نئی دہلی ۸ رجون معلوم ہوا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے صوبوں کے دستور بنانے والی کمیٹی نے دو روز کی بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبائی گورنر کا تقرر عام انتخاب سے ہوا کرے۔ اور اس انتخاب میں متعلقہ یونٹ کے ہر بالغ افراد کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو

الہ آباد ۸ رجون:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت یو۔پی ایک سال کے اندر اندر چھ سال سے لیکر ۱۱ سال کی عمر کے بچوں کی تعلیم کے لئے صوبے کے سارے ضلعوں میں تقریباً دو ہزار پرائمری سکول کھولے گی۔ عام اندازہ یہ ہے۔ کہ اس وقت سارے صوبے میں اس عمر کے بچوں کی تعداد ۵۸ لاکھ ہے۔ اور ان میں سے موجودہ پرائمری اسکولوں میں صرف ۱۵ لاکھ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۰ رجون:۔ آج مسٹر جناح آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے تاریخی اجلاس کی صدارت کرنے کے لئے تشریف لائے۔ تو مسلمانوں نے "شہنشاہ پاکستان زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ اس پر مسٹر جناح نے نعرے لگانے والوں کے رویہ پر سخت اعتراض کیا۔ اور فرمایا۔ کہ میں شہنشاہ پاکستان نہیں ہوں لہذا ایسا کوئی نعرہ نہ لگایا جائے۔"

لاہور ۹ رجون:۔ لاہور میں آج صبح ہائی کورٹ چیمبر کے نزدیک ایجرٹن روڈ پر ایک شخص کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ زخمی کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ مگر حملہ آور فرار ہو گیا۔ باغبانپورہ اور مصری شاہ میں دو دھماکے ہوئے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ آج شام تک شہر میں آگ لگانے کی پانچ وارداتیں ہوئیں۔

کراچی ۹ رجون:۔ یو۔پی اور بہار کی حکومت کے کچھ مسلمان ملازمین حکومت سندھ سے ملازمت دینے کی درخواست کر رہے ہیں کل یہ بات حکومت کے ایک ترجمان نے بتائی۔ اور کہا کہ ابھی حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی پالیسی مرتب نہیں کی۔

لاہور ۹ رجون:۔ گورنر پنجاب نے پنجاب میونسپل امینڈمنٹ ایکٹ منظور کر لیا ہے جس کی رو سے میونسپل ایکٹ کی بعض دفعات میں ترمیم کر دی گئی ہے۔

دہلی ۹ رجون:۔ آج لیگ کونسل کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں اعلان کیا۔ کہ انہوں نے محض عبوری عرصہ کے لئے پاکستان کے لئے درجہ نوآبادیات تسلیم کیا ہے۔ بعد میں یہ فیصلہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کرے گی۔ کہ پاکستان برطانوی کامن ویلتھ میں رہے یا اس سے علیحدہ ہو جائے۔

دہلی ۹ رجون:۔ آج پرارتھنا کے بعد مسٹر گاندھی کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں کہا گیا۔ کہ مسٹر گاندھی نے کہا ہے "شروع میں تو میں تقسیم ہند کے سخت خلاف تھا لیکن اب میں کیا کروں۔ جب کہ رائے عامہ ہی میرے خلاف ہو گئی ہے۔ اگر صرف غیر مسلم بھی میرے ساتھ ہوتے۔ تو میں تقسیم ہند کی کارروائی کو کبھی کامیاب نہ ہونے دیتا

کینبرا ۹ رجون:۔ آسٹریلیا کے وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ حکومت آسٹریلیا نے ہندوستان کو مزید گندم مہیا کرنا منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۹ رجون:۔ سر محمد ظفر اللہ کی جگہ سر سید فضل علی آج سے فیڈرل کورٹ کے جج مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

کانپور ۸ رجون:۔ یو۔پی کے مشہور کارخانہ دار مسٹر رام رتن گپتا نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ نیشلسٹ ہندوستان کو یہ سن کر سخت دکھ پہنچا ہے۔ کہ کانگرس نے ہندوستان کو اکھنڈ رکھنے کے سابقہ مواعید کو نظر انداز کرتے ہوئے فرقہ وارانہ لائنوں پر ہندوستان کی تقسیم منظور کر لی ہے۔ مسٹر گپتا نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ پاکستان مشرق وسطےٰ کی اسلامی ریاستوں سے مل کر ہندوستان کے لئے بہت بڑا خطرہ ثابت ہوگا۔

لندن ۹ رجون:۔ مستقبل کے لندن کی فضاء کو نورانی کیا جائے گا۔ اور اس میں مصنوعی چاند دکھائے جائیں گے۔ ایک بجلی کے ماہر کا بیان ہے۔ کہ لندن میں اوپر کی فضا بجلی کے اثر سے جگمگائی جا سکتی ہے۔ اور مصنوعی چاند مزید بانی کی طاقت سے اس فضاء میں ٹھہرائے جائیں گے۔ کیونکہ کئی سال تک کام دیں گے۔

پٹنہ ۹ رجون:۔ ضلع مان بھوم کے موضع بھودا میں جینیوں کی کئی مورتیاں ملی ہیں ان میں سے ۲۵ پتھر کی اور ۳۳ پیتل کی بنی ہوئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مورتیاں نو صدی قبل زمانہ مسیح کے ہیں

نئی دہلی ۹ رجون:۔ والیان ریاست کے ایک سرکاری ترجمان کے بیان کے مطابق آئندہ دو چار روز تک ریاستہائے بھوپال۔ حیدر آباد دکن کی طرف سے اپنی خود مختاری و آزادی کا اعلان کر دیا جائیگا۔ ریاست کشمیر کے متعلق بھی یہی خیال کیا جا رہا ہے واضح رہے کہ آئینی طور پر ان ریاستوں کی خود مختاری کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ ریاستیں نہ ہندوستان سے اور نہ پاکستان سے اپنے تعلقات قائم کریں گے

ہندوستان میں آئینی تبدیلیوں کے بعد اب یقیناً تاج اور ان والیان ریاست کے مابین جو معاہدات مرتب ہو چکے ہیں ان میں بھی کافی ردو بدل ہوگا۔ تاہم مستقبل قریب میں کسی خاص تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ موجودہ ایوان والیان ریاست کے اختتام کی کارروائی شروع ہو چکی ہے توقع ہے کہ ۱۵ راگست تک یہ ادارہ بھی ختم ہو جائے گا۔